ایمان کی سلامتی

25-March-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلیا کریں کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یادرکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زم زم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں جائز ہوں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کرلے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْخَمِیْسِ بَعَثَ اللّٰہُ مَلَائِکَۃً مَعَھُمْ صُحُفٌ مِّنْ فِضَّۃٍ وَّاَقْلَامٌ مِّنْ ذَھَبٍ یَکْتُبُوْنَ یَوْمَ الْخَمِیْسِ وَلَیْلَۃَ الْجُمُعَۃِ اَکْثَرَالنَّاسِ عَلَیَّ صَلَاۃً

یعنی جب جُمعرات کا دِن آتا ہے، اللہ کریم فِرشتوں کو بھیجتا ہے، جِن کے پاس

چاندی کے کاغذ اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، وہ لکھتے ہیں، کون جمعرات کے دن اور جُمعہ کی رات مجھ پر کَثْرت سے دُرُودِ پاک پڑھتا ہے۔

(کنزالعمال، کتاب الاذکار، ۱/۲۵۰، حدیث: ۲۱۷۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آیئے! اللہ پاک کی رضا پانے اور ثواب کمانے کے لئے پہلے اچھی اچھی نیتیں کر لیتے ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" "مسلمان کی نِیّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔[1]

اہم نکتہ: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بیان سُننے کی نیتیں

☆نگاہیں نیچی کئے توجہ سے بیان سُنوں گا۔☆عِلْمِ دین کی تعظیم کے لیے جب تک ہوسکا دو زانو بیٹھوں گا۔☆صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے کے لئے بلند آواز سے جواب دوں گا۔☆اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سلام و مُصافحہ اور انفرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آج کے بیان کا موضوع ہے "**ایمان کی سلامتی**" اس بیان میں ہم سُنیں گے کہ قرآن وحدیث میں ایمان پر ثابت قدم رہنے کی کس قدر تاکید بیان کی گئی ہے، ایک مسلمان کو **ایمان کی سلامتی** کے لئے کس قدر فکرمند

[1] ... معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی ... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

رہنے کی ضرورت ہے، ہمارے بزرگانِ دین ایمان کی حفاظت کیلئے کس طرح کُڑھتے تھے، انہیں ایمان کے چِھن جانے کا کتنا خوف رہتا تھا، ایمان کے چھن جانے کے مُتَعَلِّق فکر مند رہنا کتنا ضروری ہے، آخرت میں نجات پانے کے لئے کیا تدابیر اختیار کی جائیں، اس کے علاوہ بعض ایسے اُمور کے بارے میں بھی سُنیں گے جو ایمان کی بربادی کا سبب بن سکتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ آیئے! سب سے پہلے اللہ پاک کے اُن نیک بندوں کا قرآنی واقعہ سُنتے ہیں جنہوں نے اپنا ایمان بچانے کے لئے ایک غار میں پناہ لی۔

اَصحابِ کہف کا واقعہ

کافی عرصہ پہلے (بحیرۂ عرب کے کنارے مُلکِ روم کی) زمین پر "اُفْسُوس" نامی شہر (City) آباد تھا، یہ شہر بادشاہ "دَقْیانُوس" کی سلطنت میں آتا تھا۔ دَقْیانُوس خود بھی غیر خدا کی پُوجا کرتا تھا اور لوگوں کو بھی اس پر مجبور کرتا، جو انکار کرتا اس پر ظلم کرتا اور عبرت ناک سزا دیتا۔ اہلِ ایمان اس کے ظلم سے بچنے کے لیے چھپتے پھرتے اور اپنا ایمان بچاتے۔ اہلِ ایمان کی ایک جماعت کو یہ خدشہ تھا کہ ایک نہ ایک دن دَقْیانُوس ان تک پہنچ جائے گا اور انہیں غیر خدا کی پوجا پر مجبور کرے گا، اس خطرے کے پیشِ نظر انہوں نے یہ شہر چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور وہاں سے چل پڑے، راستے میں ان کی ملاقات ایک چرواہے سے ہوئی جو اپنا ایمان بچانے کے لیے شہر سے باہر جارہا تھا، اس کے ساتھ ایک کُتّا بھی تھا، وہ چرواہا اور اس کا کُتّا بھی ان کے ساتھ ہوگئے۔ راستے میں موجود ایک غار کو اُنہوں نے اپنا ٹھکانہ بنالیا اور وہاں آرام کرنے کی خاطر لیٹ گئے، غار میں لیٹنے کے بعد اُن کے ساتھ کئی عجیب وغریب واقعات ہوئے: (1) یہ لوگ غار میں

309 سال تک سوتے رہے۔ 309 سال کے بعد جب اللہ پاک کے حکم سے یہ لوگ بیدار ہوئے تو نہ صرف ان کے بدن سلامت تھے بلکہ ان کے کپڑے، پیسے یہاں تک کہ ان کا کُتّا بھی سلامت تھا۔ (2) وہ غار میں سو رہے تھے، لیکن اس طرح کہ کوئی انہیں دیکھتا تو وہ یہی سمجھتا کہ یہ جاگ رہے ہیں۔ (3) اللہ پاک کے حکم سے سورج نکلتے وقت غار سے دائیں طرف ہو جاتا اور غروب ہوتے وقت بائیں طرف ہو جاتا تھا، اس طرح یہ نیک لوگ غار کے کھلے حصے میں لیٹنے کے باوجود سورج کی شعاعوں سے محفوظ رہے۔

دَقیانُوس کو جب یہ خبر پہنچی کہ چند لوگوں نے غیر خدا کی پوجا سے بچنے کے لیے غار کو اپنا ٹھکانہ بنایا ہے تو اس نے حکم دیا کہ غار کے منہ پر ایک دیوار بنادی جائے تا کہ وہ کبھی غار سے نکل نہ سکیں اور اس میں سِسک سِسک کر دم توڑ دیں۔ دَقیانُوس نے جسے دیوار تعمیر کرنے کی ذمہ داری سونپی تھی وہ نیک آدمی تھا، وہ اس فیصلے کو بدلوا تو نہیں سکتا تھا لہٰذا اس نے غار کو اپنا ٹھکانہ بنانے والوں کے نام اور کچھ تفصیلات ایک تختی پر لکھ کر اسے صندوق (Box) میں رکھوایا اور اس صندوق کو دیوار کی بنیاد میں محفوظ کروادیا۔ پھر یہ اصحابِ کہف 309 سال کے بعد ایک نیک و پرہیز گار مومن بادشاہ بیدروس کے دورِ حکومت میں اللہ پاک کے حکم سے بیدار ہوئے۔[1]

اصحابِ کہف یعنی غار والوں کا واقعہ قرآنِ کریم کے پارہ 15 سُوْرَۃُ الْکَھْف کی آیت 9 میں کچھ یوں ہے:

اَمْ حَسِبْتَ اَنَّ اَصْحٰبَ الْكَهْفِ وَ — تَرجَمۂ کنز العرفان: کیا تمہیں معلوم ہوا کہ

---

1 . . . تفسیر خازن، پ ۱۵، الکھف، تحت الآیۃ: ۱۸، ۳/۱۹۸ تا ۲۰۳ ملخصا

الرَّقِیۡمِ ۙ کَانُوۡا مِنۡ اٰیٰتِنَا عَجَبًا ﴿۹﴾ پہاڑی غار اور جنگل کے کنارے والے وہ ہماری نشانیوں میں سے ایک عجیب نشانی تھے۔ (پ ۱۵،الکھف:۹)

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اصحابِ کہف کو اپنے **ایمان کی حفاظت** کی کس قدر فکر تھی کہ انہوں نے دَقْیانُوس بادشاہ کی طرف سے دی جانے والی غیر خدا کی پوجا کی دعوت ٹھکرادی اور اس کے ظلم و جبر سے بچنے اور ایمان پر ثابت قدم رہنے کے لئے غار میں چلے گئے،یہی وجہ ہے کہ اللہ پاک کا ان پر کرم ہوا، رحمتِ الٰہی ان کی طرف متوجہ ہوئی، تین(3)صدیوں سے زیادہ عرصے تک وہ اللہ پاک کی حفظ و امان میں رہے،بدلتے زمانے نے ان پر کوئی اثر نہ کیا،ان کے حق میں گویا وقت رُک گیا،309 سال کے بعد جب وہ بیدار ہوئے تو اسی طرح جوان،تروتازہ اور زندگی سے بھرپور تھے اور یوں اللہ پاک نے انہیں اپنی عجیب نشانی قرار دیا۔

اس واقعے سے کیا کیا سیکھنے کو ملا؟

مفسّرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحۡمَۃُاللّٰہِ عَلَیۡہ اصحابِ کہف کے واقعہ پر لکھتے ہیں:اس(واقعہ)سے دو مسئلے معلوم ہوئے،

ایک یہ کہ کرامتِ اولیاء برحق ہے، اصحابِ کہف بنی اسرائیل کے اولیا ہیں،ان کا کچھ کھائے پئے بغیر اتنی مدت زندہ رہنا کرامت ہے۔

دوسری بات یہ معلوم ہوا!ولی کی کرامت سوتے ہوئے بھی ظاہر ہو سکتی ہے، اور موت کے بعد بھی ظاہر ہو سکتی ہے۔

ان اولیا کے جسموں کو مٹی کا نہ کھانا یہ بھی کرامتِ اولیا ہے۔(نور العرفان،ص۴۶۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کوئی ضمانت نہیں

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا کروڑہا کروڑ احسان کہ اُس نے ہمیں اپنے پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمّت میں پیدا کیا اور اسلام کی دولت سے سرفراز فرمایا،اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ ہماری بہت بڑی سعادت مندی ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ہم مسلمان ہیں، مگر ساتھ ہی ساتھ یہ بھی انتہائی قابلِ فکر بات ہے کہ ہم میں سے کسی کے پاس اس بات کی کوئی ضمانت (Surety) نہیں کہ وہ مرتے دم تک مسلمان ہی رہے گا، جس طرح بے شمار کفار خوش قسمتی سے مسلمان ہو جاتے ہیں،اسی طرح کئی بدنصیب مسلمانوں کا مَعَاذَ اللّٰہ اسلام سے پھر جانا بھی ثابت ہے،چنانچہ

اولادِ آدم کے طبقات

ایک طویل حدیثِ پاک میں ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ بھی ارشاد فرمایا:اولادِ آدم مختلف طبقات پر پیدا کی گئی ان میں سے (1) بعض مومن پیدا ہوئے حالتِ ایمان پر زندہ رہے اور مومن ہی مریں گے،(2) بعض غیر مسلم پیدا ہوئے حالتِ کفر پر زندہ رہے اور غیر مسلم ہی مریں گے،(3) بعض مومِن پیدا ہوئے مومِنانہ زندگی گزاری اور حالتِ کفر پر رُخصت ہوئے اور (4)

بعض غیر مسلم پیدا ہوئے، غیر مسلم زندہ رہے اور مومن ہو کر مریں گے۔[1]

اصل کامیابی کیا ہے؟

معلوم ہوا! اصل کامیابی صرف دُنیا میں مومن و مسلمان ہونا ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ مرتے وقت اپنا ایمان سلامت لے جانا اصل کامیابی ہے جیسا کہ ایک اور حدیثِ پاک میں اس بات کو واضح طور پر بیان کیا گیا۔ چنانچہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: یُبْعَثُ کُلُّ عَبْدٍ عَلٰی مَا مَاتَ عَلَیْہِ یعنی ہر بندہ اس حالت پر اُٹھایا جائے گا جس پر مرے گا۔[2]

مُفسّرِ قرآن حضرت مفتی احمد یار خان رَحمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اِعتبار خاتمہ کا ہے، اگر کوئی کفر پر مرے تو کفر پر ہی اُٹھے گا اگرچہ زندگی میں مومن رہا ہو، اور اگر ایمان پر مرے تو ایمان پر اُٹھے گا اگرچہ زندگی میں غیر مسلم رہا ہو۔ [3]

ایمان کے تحفظ کے لیے کیا کیا جائے؟

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے ☆ایمان کی نعمت ملنے پر اللہ پاک کا شکر ادا کرتے رہیں، ☆زندگی بھر ایمان پر ثابت قدم رہنے کی دُعائیں مانگتے رہیں، ☆

1…ترمذی، کتاب الفتن، باب ما اخبر النبی…الخ، ۸۱/۴، حدیث: ۲۱۹۸

2…مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، باب الامر بحسن الظن باللہ تعالی…الخ، ص۱۱۷۸، حدیث: ۷۲۳۲

3…مرآۃ المناجیح، ۷/۱۵۳

ایمان کی حفاظت و مضبوطی کے لئے علمِ دین بالخصوص ایمانیات و کُفریات کا ضروری علم سیکھیں، ☆ایمان کی حفاظت کے لئے زبان کو قینچی کی طرح تیز اور بازاری انداز میں چلانے کے بجائے اسے ذکر و دُرود اور صرف ضروری باتوں کے لئے استعمال کریں، ☆ ایمان کو کُفر کے تمام خطرات سے بچائیں، ☆اپنے آپ کو ایمان ضائع کرنے والے تمام کاموں سے بچائیں، ☆آخری دم تک ایمان پر استقامت کے لئے نماز و روزے اور شریعت کی پابندی کریں ☆ایمان پر استقامت کے لئے اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی رضا والے کام کرتے رہیں، ☆ایمان پر استقامت کے لئے اللہ پاک اور رسولِ کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی ناراضی و نافرمانی سے ہر دم بچتے رہیں۔

اللہ پاک قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ(۱۰۲)

(پ۴، آل عمران: ۱۰۲)

تَرجَمۂ کنز العرفان: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور ضرور تمہیں موت صرف اسلام کی حالت میں آئے۔

اس آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیر **نُوْرُالْعِرْفَان** میں ہے: اس سے معلوم ہوا! اسلام پر خاتمہ ہونے کا اعتبار ہے۔ اگر عمر بھر مومن رہے مرتے وقت غیر مسلم ہو جائے تو وہ اصلی غیر مسلم کی طرح ہے۔

اسی مفہوم کی ایک دوسری آیتِ مبارکہ کے تحت مفتی صاحب لکھتے ہیں: معلوم ہوا! مسلمان ہونا کمال نہیں بلکہ مسلمان مرنا کمال ہے۔ اللہ پاک ہم سب کو ایمان پر

موت نصیب فرمائے آمین۔(پ ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ: ۱۳۲)

اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ یعنی **اعمال کادارومدار خاتمے پر** ہے۔(بخاری، کتاب القدر، باب العمل بالخواتم، ۴/۲۷۴، حدیث ۶۶۰۷) اللہ پاک ہمیں **سلامتیِ ایمان** سے اُٹھائے اور نیک لوگوں کے ساتھ ہمارا حشر فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رَبّ کریم کی ناراضی والا کام نہ ہو جائے

حضرت امام حسن بصری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے پوچھا گیا: آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا: جس کی کشتی (Boat) دریا کے درمیان جاکر ٹوٹ جائے، اس کے تختے بکھر جائیں اور ہر شخص ہچکولے کھاتے تختوں پر نظر آئے تو اس کا کیا حال ہو گا؟ عرض کی گئی: بے حد پریشان کُن۔ فرمایا: میرا بھی یہی حال ہے۔ ایک بار آپ ایسے اُداس ہوئے کہ کئی سال تک ہنسی نہ آئی۔ لوگ آپ کو ایسے دیکھتے جیسے کوئی قیدِ تنہائی میں ہے اور اسے سزائے موت سنائی جانے والی ہے۔ آپ سے اس بے چینی و پریشانی کا سبب پوچھا گیا کہ آپ اتنی عبادت و ریاضت اور مجاہدات کے باوجود فکر مند کیوں رہتے ہیں؟ فرمایا: مجھے ہر وقت یہ خدشہ لاحق رہتا ہے کہ کہیں مجھ سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جائے جس کی وجہ سے اللہ پاک ناراض ہو جائے اور فرمادے کہ تم جو چاہے کرو مگر میری رحمت تمہارے شاملِ حال نہ ہو گی۔ بس اسی وجہ سے میں اپنی جان پگھلا رہا ہوں۔[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ۔۔۔ کیمیائے سعادت، رکن چہارم: منجیات، فصل اسباب سوء خاتمت، ۲/۸۳۲

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دامنِ اسلام سے وابستہ ہونے والوں کو ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے بھی بارہا اسلام ہی کے نور میں رہنے، کفر کی تاریکیوں سے بچنے اور کُفر سے ہمیشہ بیزار رہنے کی ترغیب دِلائی چنانچہ

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ ہے: تین (3) خصلتیں ایسی ہیں جس میں یہ ہوں گی وہ ان کے سبب ایمان کی مٹھاس (Sweetness) پالے گا (1) جس کے نزدیک اللہ پاک اور اس کے رسول (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) دوسروں سے زیادہ محبوب ہوں (2) جو کسی بندے سے محبت کرے اور اس کی محبت صرف اللہ پاک کے لئے ہو اور (3) وہ جو اللہ پاک کے اسے کفر سے نکالنے کے بعد کفر میں لوٹنے کو اسی طرح ناپسند کرے جس طرح آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔ [1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں ہر وقت نیک اعمال اختیار کرنے کے ساتھ ساتھ خوف زدہ رہتے ہوئے جہنم سے پناہ بھی مانگتے رہنا چاہیے۔ اس کے بھی بہت سارے فضائل و برکات ہیں اللہ پاک نے قرآن پاک میں کئی مقامات پر جہنم سے پناہ مانگنے والوں کا بھی ذکر فرمایا ہے چنانچہ

اللہ پاک فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اِنَّنَاۤ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ترجمۂ کنز العرفان: وہ جو کہتے ہیں: اے

1 ۔۔۔ مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال من اتصف ۔۔۔ الخ، ص ۴۷، حدیث: ۱۶۵

ذُنُوْبَنَا وَ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۶﴾ج

(پ۳، آل عمران:۱۶)

ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہیں، تو تُو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

اور فرماتا ہے:

اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِۚ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًاۚ سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿۱۹۱﴾

(پ۴، ال عمران ۱۹۱)

ترجمۂ کنزُالعِرفان: جو کھڑے اور بیٹھے اور پہلوؤں کے بل لیٹے ہوئے اللہ کو یاد کرتے ہیں اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں۔ اے ہمارے رب! تو نے یہ سب بیکار نہیں بنایا۔ تو پاک ہے، تُو ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچالے۔

اور فرماتا ہے:

وَ الَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ قِیَامًا ﴿۶۴﴾ وَ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ ﳓ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ﴿۶۵﴾ۗ اِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّ مُقَامًا ﴿۶۶﴾ (پ۱۹، فرقان:۶۴ تا ۶۶)

تَرجَمۂ کنزالعرفان: اور وہ جو اپنے رب کے لیے سجدے اور قیام کی حالت میں رات گزارتے ہیں۔ اور وہ جو عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے، بیشک اس کا عذاب گلے کا پھندا ہے۔ بیشک وہ بہت ہی بری ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ

ہے۔

(یعنی دوزخ اس کے لیے عذاب کی جگہ ہے جس کا وہ ٹھکانہ ہے۔دوزخ میں رہنے والے فرشتے یا جنتی لوگ جو دوزخ سے گنہگار مومنوں کو نکالنے جائیں گے۔ان کے لیے عذاب کی جگہ نہیں)۔

تفسیر صراط الجنان میں ہے:اس آیت میں کامل ایمان والوں،شب بیداری اور عبادت کرنے والوں کی دعا کا بیان ہے کہ وہ اپنی نمازوں کے بعد اور عام اوقات میں یوں عرض کرتے ہیں:اے ہمارے ربِّ کریم!ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے جو کہ انتہائی شدید دردناک ہے،بے شک اس کا عذاب گلے کا پھندا ہے،بے شک جہنم بہت ہی بُری ٹھہرنے اور قیام کرنے کی جگہ ہے۔اس آیت سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(1)...اپنی عبادت و ریاضت پر بھروسا کرنے کی بجائے اللہ پاک کی رَحمت اور کرم پر بھروسا کرنا چاہئے اور اس کی خفیہ تدبیر سے خوفزدہ رہنا چاہئے کہ یہ کامل ایمان والوں کا طریقہ ہے۔چنانچہ امام عبدُ اللہ بن احمد نسفی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:ان کی اس دعا سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ وہ کثرتِ عبادت کے باوجود اللہ پاک کا خوف رکھتے ہیں اور اس کی بارگاہ میں عاجزی،اِنکساری اور گریہ وزاری کرتے ہیں۔

(2)...علامہ اسماعیل حقی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ کامل ایمان والے مخلوق کے ساتھ اچھا معاملہ کرنے اور اللہ پاک کی عبادت میں خوب کوشش کرنے کے باوجود اللہ پاک کے عذاب سے بہت ڈرتے ہیں اور اپنے اُوپر سے عذاب پھیر دیئے جانے کی گریہ وزاری کے ساتھ التجائیں کرتے ہیں،گویا کہ وہ انتہائی عبادت

گزاری اور پرہیز گاری کے باوجود جب اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں تو خود کو گناہگاروں میں شمار کرتے ہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے اعمال کو شمار نہیں کرتے اور اپنے احوال پر بھروسا نہیں کرتے۔

(روح البیان، الفرقان، تحت الآیۃ: ۶۴، ۶/۲۴۲-صراط الجنان ۷/۵۶)

جنت اور جہنم کی التجا

حضرت اَنَس بن مَالِک رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ فرماتے ہیں: رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ پاک سے تین بار جنت مانگے تو جنت کہتی ہے: الٰہی اسے جنت میں داخل فرمادے اور جو تین بار جہنم سے پناہ مانگے تو جہنم کہتی ہے: الٰہی اسے آگ سے امان دے دے۔ (جامع الترمذی، ۴/۲۵۷، حدیث ۲۵۸۱)

حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو روزانہ صبح و شام یا دن میں ایک بار یا عمر میں ایک بار تین دفعہ یہ کہے: اَللّٰھُمَّ اَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ (اے اللہ پاک مجھے جنت میں داخلہ عطا فرما) اور تین دفعہ یہ کہہ لے: اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ (اے اللہ پاک مجھے جہنم سے بچا) تو خود جنت اس کے لیے داخلہ کی دعا کرے گی اور خود دوزخ اپنے سے پناہ کی بارگاہ الٰہی میں عرض کرے گی۔ (مراۃ المناجیح ۴/۶۷)

حضرت مِسعَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرت عَبدُ الاعلیٰ تیمی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جنت اور دوزخ انسانوں کی جانب متوجہ ہیں، جب کوئی بندہ جنت کا سُوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ پاک! اسے مجھ میں داخل فرما اور جب بندہ دوزخ سے بچنے کا سُوال کرتا ہے تو وہ کہتی ہے: اے اللہ پاک! اس کو مجھ سے بچا۔

(اللہ والوں کی باتیں ۵/۱۱۳)

ایک روایت میں ہے: حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندے کے اعمال نامہ میں دیکھو کہ جس نے مجھ سے جنت مانگی میں نے اُسے جنت عطا کی اور جس نے جہنم سے میری پناہ مانگی میں نے اسے جہنم سے پناہ دی۔ (حلیۃ الاولیاء ۶/۱۷۵)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

عزیزوں کے روپ میں ایمان پر ڈاکہ

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دنیا میں آنے کو تو ہم آ گئے مگر اب دنیا سے ایمان کو سلامت لے جانے کیلئے سخت دشوار گزار گھاٹیوں سے گزرنا ہو گا اور پھر بھی کچھ نہیں معلوم کہ خاتِمہ کیسا ہو گا! یاد رکھئے! موت کے وَقت ایمان چھیننے کیلئے شیطان طرح طرح کے ہتھ کنڈے اِستِعمال کرتا ہے حتّٰی کہ ماں باپ کا رُوپ دھار کر بھی ایمان پر ڈاکے ڈالتا ہے اور کبھی مرنے والے کے سامنے نزع کے وقت اس کے پیاروں کی صورت اپنا کر آتا ہے اور باطل لوگوں کو دُرُست ثابِت کرنے کی کوشش کرکے مرنے والے کو ان کا مذہب اختیار کرنے کا کہتا ہے تو کبھی ایمان چھیننے کی کوئی اور چال چلتا ہے۔ یقیناً وہ ایسا نازُک موقع ہوتا ہے کہ بس جس پر اللہ پاک کا خاص کرم واِحسان ہو وُہی کامیاب وکامران ہوتا ہے اور اسی کا ایمان سلامت رہتا ہے۔

ایمان پر موت آتی ہو تو آج اور ابھی آجائے!

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دُنیا سے ایمان سلامت لے جانے والا معاملہ انتہائی مشکل ہے، کاش! ہم سب کو ایمان کی حفاظت کے جذبے پر استقامت مل جائے۔ صد کروڑ کاش! عافیّت کے ساتھ ایمان پر موت نصیب ہو جائے۔

حضرت امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه سے منقول ایک بُزرگ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کے ارشاد کا خُلاصہ ہے: اگر ایمان پر موت میرے اپنے کمرۂ خاص کے دروازے پر مل رہی ہو اور شہادت عمارت کے مرکزی دروازہ پر منتظر ہو تو شہادت اگرچہ اعلیٰ دَرَجہ کی سَعادت ہے مگر میں کمرہ کے دروازے پر ملنے والی ایمان پر موت کو فوراً قبول کر لوں گا کہ کیا معلوم عمارت کے مرکزی دروازے تک پہنچتے پہنچتے میرا دل بدل جائے اور میں ایمان پر ملنے والی موت کے شَرَف سے ہی محروم ہو جاؤں![1]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

جس کو بربادیِ ایمان کا خوف نہ ہو گا

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بہر حال ہمیں ہر دم اللہ پاک کے دربارِ کرم بار سے ایمان کی حفاظت کی بھیک مانگنے کی رَٹ جاری رکھنی چاہئے۔ تشویش اور سخت تشویش کی بات یہ ہے کہ جس طرح دُنیوی دولت کی حفاظت کے مُعاملے میں غفلت مالی نقصان کا سبب بن سکتی ہے، اِسی طرح بلکہ اِس سے بھی زیادہ سخت مُعاملہ ایمان کا ہے کہ ایمان کی حفاظت سے بے فکری اور ایمان چِھن جانے سے بے خوفی سراسر نقصان دہ ہے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں: جس کو سَلْبِ ایمان (یعنی ایمان کے چھن

---

1 ...احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان فضیلۃ الخوف...الخ، ۲۱۱/۴

جانے) کا خوف نہ ہو مرتے وقت اُس کا ایمان سَلب ہو جانے کا اندیشہ ہے۔[1]

معلوم ہوا! ایمان کی حفاظت سے غفلت سراسر نقصان دہ ہے، لہٰذا ہمیں ہر دم اللہ پاک کی خفیہ تدبیر سے ڈرتے ہوئے اسے راضی کرنے کی کوششیں جاری رکھنی چاہیے۔ آیئے! اللہ پاک کی خُفیہ تدبیر کے بارے میں ایک رِقّت انگیز واقعہ سُنتے ہیں:

ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دُعا کا سبب

حضرت عبدُ اللہ مؤذن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں طوافِ کعبہ میں مشغول تھا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ غلافِ کعبہ سے لپٹ کر ایک ہی دُعا کی تکرار کر رہا ہے: "اے اللہ پاک! مجھے دنیا سے مسلمان رخصت کرنا" میں نے اس سے پوچھا: اس کے علاوہ کوئی اور دعا کیوں نہیں مانگتے؟ اس نے کہا: میرے دو بھائی تھے۔ میرا بڑا بھائی ایک عرصہ تک مسجد میں بِلا معاوضہ (فِیْ سَبِیْلِ اللہ) اَذان دیتا رہا۔ جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے قرآنِ پاک مانگا، ہم نے اسے دیا تا کہ وہ اس سے برکتیں حاصل کرے، مگر قرآن شریف ہاتھ میں لے کر وہ کہنے لگا: تم سب گواہ ہو جاؤ، میں قرآن کے تمام اعتقادات واحکامات سے بیزاری (Displeasure) ظاہر کرتا ہوں، اس نے باطل مذہب اختیار کر لیا اور کفر کی حالت میں مر گیا۔ پھر دوسرے بھائی نے تیس (30) برس تک مسجد میں فِیْ سَبِیْلِ اللہ اذان دی مگر آخری وقت اس کا ایمان برباد ہو گیا۔ لہٰذا میں اپنے خاتمہ کے بارے میں بے حد فکر مند ہوں اور ہر وقت خاتمہ بالخیر کی دعا مانگتا رہتا ہوں۔ حضرت عبدُ اللہ مؤذن رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس سے پوچھا: تمہارے دونوں بھائی آخر ایسا کون سا گناہ

---

1 . . . ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۴۹۵

کرتے تھے جس کے سبب ان کا خاتمہ بُرا ہوا؟ اس نے بتایا: وہ غیر عورتوں میں دلچسپی لیتے تھے اور اَمرد وں (یعنی بے رِیش لڑکوں) سے دوستی کرتے تھے۔ (1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام "فجر کے لئے جگانا"

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایمان کی سلامتی کی دولت پانے اور قلب و نگاہ کی پاکیزگی کو بڑھانے کے لئے عاشِقانِ رَسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ رہ کر ذیلی حلقے کے 12 مَدَنی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصَّہ لیجئے۔ ذیلی حلقے کے 12 دینی کاموں میں سے روزانہ کا ایک دینی کام "**فجر کے لئے جگانا**" بھی ہے۔ اِس دینی کام کا رِسالہ بھی منظرِ عام پر آچکا ہے۔ اِس کا مطالعہ کیجئے اور اس میں دیئے گئے طریقۂ کار کے مطابق اس دینی کام کو خوب بڑھانے کی کوشش بھی کیجئے۔

☆ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "**فجر کے لئے جگانے**" کی بَرَکت سے نمازِ تَہَجُّد کی سعادت مل سکتی ہے۔ ☆ نماز کی حفاظت ہوتی ہے۔ ☆ مسجد کی پہلی صف میں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ نمازِ فجر کی ادائیگی ہو سکتی ہے۔ ☆ "**نیکی کی دعوت**" دینے کا ثواب بھی کمایا جاسکتا ہے۔ ☆ دعوتِ اسلامی کی نیک نامی ہوگی۔ ☆ **فجر کے لئے جگانے والا** بار بار مُسلمانوں کو حج اور میٹھا مدینہ دیکھنے کی دُعا دیتا ہے، اللہ پاک نے چاہا تو یہ دُعائیں، اس کے حق میں بھی قبول ہوں گی۔ ☆ "**فجر کے لئے جگانے**" میں پیدل چلنے کی بَرَکت سے صحت بھی اچھی

1...الروض الفائق، المجلس الثانی، ص ۱۴

ہو گی۔☆مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ مُصْطَفٰے ہے، مسلمانوں کو نمازِ فجر کے لئے جگانا سُنّتِ فاروقی بھی ہے، چنانچہ

اَمِیرُ المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نمازِ فجر کے لیے لوگوں کو جگاتے ہوئے مسجد تشریف لاتے تھے۔(طبقات کبریٰ،ذکر استخلاف عمر، ۳/۲۶۳ مفہوماً) آیئے! ترغیب کے لئے ایک واقعہ سنتے ہیں، چنانچہ

فجر کے لئے جگانے کی بَرَکت سے فَیضانِ مدینہ کیلئے زمین مل گئی

ایک اسلامی بھائی عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دَعْوتِ اِسْلَامی کے قافلے کے ساتھ ایک شہر میں گئے، اَذانِ فَجْر کے لئے جگاتے جارہے تھے کہ اچانک ایک گھر سے ایک ماڈرن نوجوان ان کے ساتھ شامِل ہوا اور اُس نے فَجْر کی نماز مَسْجِد میں جماعت سے ادا کی۔ بعد میں اُس نوجوان کے والِد قافلے والے عاشقانِ رسول سے ملنے آئے۔ یہ صاحِبِ ثَرْوَت تھے۔ انہوں نے آکر بتایا: فجر کے لئے جگانے کی بَرَکت سے ان کا نافرمان ماڈرن بے نَمازی بیٹا پنج وقتہ نَماز پڑھنے لگا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس ماڈرن نوجوان کے والِد نے مُتَاَثِّر ہو کر اُس شہر میں فَیضانِ مدینہ کے لیے زمین عطیہ کر دی۔

بُرے خاتِمے کے چار اسباب

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! شرحُ الصُّدور میں لکھا ہے: بعض عُلَمائے کرام فرماتے ہیں: بُرے خاتمے کے چار اسباب ہیں: (1) نماز میں سُستی (2) شراب نوشی (3) والدین کی نافرمانی (4) مسلمانوں کو تکلیف دینا۔ (شرحُ الصُّدور، ص ۲۷)

امیرِ اہلِ سُنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے

ہیں: بُری صحبت ایمان کیلئے بہت خطرناک ہے مگر افسوس! لوگ بُرے دوستوں سے باز نہیں آتے، گپ شپ کی بیٹھکوں سے خود کو نہیں بچاتے، مذاق مسخریوں اور غیر سنجیدہ حرکتوں کی عادتوں سے پیچھا نہیں چُھڑاتے۔ آہ! بُری صحبت کی نُحُوست ایسی چھائی ہے کہ لمحہ بھر کیلئے بھی تنہائی میں یادِ الٰہی کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ ایمان کی حفاظت کی اگرچہ چاہت ہے تاہم اِس کیلئے بُرے دوست چھوڑنے بلکہ کسی قسم کی قربانی دینے کی ہِمّت نہیں۔ یادرکھئے! بُرا دوست ایمان کیلئے باعثِ نقصان ثابت ہو سکتا ہے۔ ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: آدمی اپنے دوست کے دِین پر ہوتا ہے اُسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔[1]

صحبت بہرحال اثر دکھاتی ہے، اچھوں کی صحبت دنیا و آخرت میں خوش بختی کا سبب بنتی ہے اور بُروں کی دوستی دنیا و آخرت میں بدبختی کا سبب بنتی ہے جیسا کہ

حضرت ابوذر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یَارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! ایک شخص کسی قوم کے ساتھ محبت کرتا ہے مگر اُن جیسے اَعمال نہیں کر سکتا؟ فرمایا: اے ابوذر! تم اُسی کے ساتھ ہوگے جس سے تمہیں محبت ہے۔ میں نے عرض کی: میں اللہ پاک اور اس کے رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے محبت کرتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: اے ابوذر! تم جس کے ساتھ محبت کرتے ہو اس کے ساتھ ہی رہو گے۔[2]

1…مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/۱۶۸، حدیث: ۸۰۳۴

2…ابوداود، کتاب الادب، باب اخبار الرجل، ۴/۴۲۹، حدیث: ۵۱۲۶

حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی کسی سے دوستانہ کرنے سے پہلے اسے جانچ لو کہ اللہ (پاک اور) رسول (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا مطیع (یعنی فرماں بردار) ہے یا نہیں۔[1]

معلوم ہوا! ہمیں اچھوں سے محبت اور اِنہی کی صحبت اختیار کرنی چاہیے، اچھوں کی صحبت دنیا میں بھی فائدہ مند اور آخرت میں بھی کامیابی کا باعث ہے جبکہ بُرے لوگوں اور بدمذہبوں کی صحبت صاحبِ ایمان کے لئے زہرِ قاتل ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایمان اور کفر کے تعلق سے ضروری معلومات

یاد رہے! ایمان اور کفر کی ضروری معلومات کا حاصل کرنا بلکہ ان سب اسلامی عقائد کا جاننا ضروری ہے کہ جن کے ذریعے آدمی سچا پکا مسلمان بنے یعنی ایسے عقائد کا جاننا کہ جن کا انکار کرنے سے بندہ اسلام سے نکل جائے یا گمراہ ہو جائے۔ ان کی معلومات کے لیے مکتبۃ المدینہ کی چھاپی ہوئی ان 3 کتابوں کا مطالعہ بہت فائدہ دے گا۔ (1) کتابُ العقائد (2) بنیادی عقائد اور معمولاتِ اہلِ سُنّت۔ (3) بہارِ شریعت کی پہلی جلد کا پہلا حصّہ۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ رسول! مَدَنی مذاکروں میں امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور جانشینِ امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت یقیناً بہت بڑی نعمت اور سلامتیِ ایمان

1… مرآۃ المناجیح، ۶/ ۵۹۹

کا سبب ہے۔ ہو سکتا ہے کسی کے ذہن میں یہ سوال پیدا ہو کہ میں تو اِتنی دُور ہوں، میں ان کی صحبت کی برکتیں کیسے حاصل کر سکتا ہوں؟ آیئے! سُنتے ہیں کہ ظاہری ملاقات و صحبت نہ ہونے کی صورت میں کیا انداز اِختیار کیا جائے کہ ان ہستیوں کا فیضان حاصل ہو سکے، ان سے برکتیں لی جاسکیں، مَدَنی چینل دُنیا بھر میں جہاں نیکی کی دعوت عام کر رہا ہے، وہیں لوگوں کے ایمان کا تحفظ بھی کر رہا ہے، بلکہ مَدَنی چینل کی برکت سے اب تک نہ جانے کتنے غیر مسلم اسلام کے دامن سے وابستہ ہو چکے ہیں۔ مَدَنی چینل پر بھی امیرِ اہلسنّت اور جانشینِ امیرِ اہلِ سُنّت کی زیارت کا موقع ملتا رہتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے شعبہ آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے عاشقانِ رسول کے لیے ایک بہت ہی شاندار کام کیا ہے، وہ کیا ہے، آیئے! سُنیے!!!

جانشینِ امیرِ اہلِ سُنّت کی ایپ (Application) کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی اس جدید دور میں قرآن و سُنّت کی دعوت کو عام کرنے کے لیے جدید ذرائع بھی اپنا رہی ہے۔ اسی سلسلے کے تحت جانشینِ امیرِ اہلِ سُنت حضرت مولانا عبید رضا عطاری مَدَنی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے نام سے بھی ایک ایپ (Application) بنائی گئی ہے۔ جس کا نام ہے: الحاج عبید رضا عطاری (Al Haaj Ubaid Raza Attari) اس میں جانشینِ امیرِ اہلِ سُنت کے بیانات، شارٹ کلپ، مختلف تنظیمی مصروفیات، مَدَنی چینل ریڈیو، کلپ وغیرہ کی ڈاؤن لوڈنگ اور سرچ کی سہولت شامل کی گئی ہے۔ آج ہی اپنے موبائل میں یہ ایپ انسٹال کیجئے اور اس سے بھرپور فائدہ حاصل کیجئے۔

صَلُّوْاعَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ایمان لُوٹنے کیلئے چھینا جھپٹی

پیارے اسلامی بھائیو! ہم ایمان کی سلامتی و حفاظت کی اہمیت کے بارے میں سُن رہے تھے، اے کاش! ہمیں ایمان کی حفاظت کیلئے بزرگانِ دین جیسی سوچ اور کُڑھن نصیب ہو جائے، اللہ پاک کے نیک بندے ایمان چھن جانے کے خوف سے کس قدر لرزاں و تَرساں رہا کرتے تھے، آیئے! اس سے مُتَعَلِّق چند واقعات سُنتے ہیں، چنانچہ

سَلبِ ایمان کی فکر میں شب بھر گِریہ وزاری

حضرت یوسف بن اَسباط رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں ایک دَفعہ حضرت سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ ساری رات روتے رہے۔ میں نے پوچھا: کیا آپ گناہوں کے خوف سے رو رہے ہیں؟ آپ نے ایک تنکا اُٹھایا اور فرمایا: گناہ تو اللہ پاک کی بارگاہ میں اِس تنکے سے بھی کم حیثیت رکھتے ہیں، مجھے تو اس بات کا خوف ہے کہ کہیں **ایمان کی دولت نہ** چِھن جائے۔[(1)]

مجھے بس خاتمہ بالخیر کی فکر دامن گیر ہے

حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ انہی کے بارے میں نقل فرماتے ہیں: حضرت سُفیان ثَوری رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بوقتِ وفات رونے اور چِلّانے لگے۔ لوگوں نے دِلاسہ دیتے

---

1 ... منہاج العابدین، الباب الخامس: العقبۃ الخامسۃ، الاصل الثالث فی ذکر ماوعد... الخ، ص ۱۶۹

ہوئے عرض کی: یا سیِّدی! گھبرایئے نہیں، اللہ پاک کی رَحمت پر نظر رکھئے۔ فرمایا: بُرے خاتِمے کا خوف رُلا رہا ہے، اگر ایمان پر خاتِمے کی ضَمانت مل جائے تو پھر مجھے اِس بات کی پروا نہیں اگرچِہ پہاڑوں (Mountains) کے برابر گناہوں کے ساتھ اللہ پاک سے ملاقات کروں۔ (1)

حفاظَتِ ایمان کی دعا دو

حضرت ابنِ ابو جمیلہ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے حضرت رجاء رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ کو اَلوداع کرتے ہوئے کہا: اے ابو مِقدام! اللہ پاک آپ کی حفاظت فرمائے۔ آپ نے فرمایا: اے بھتیجے! جان کی حفاظت کی نہیں بلکہ ایمان کی حفاظت کی دعا دو۔ (2)

ایمان کی حفاظت کے لئے لوگوں سے علیحدگی

قوتُ القلوب میں ہے: ایک شخص سب سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ حضرت ابو دَرداء رَضِیَ اللهُ عَنْهُ نے اس کے پاس تشریف لاکر جب اِس کا سبب پوچھا تو اُس نے کہا: میرے دل میں یہ خوف بیٹھ گیا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو میرا ایمان چِھن جائے اور مجھے اِس کی خبر تک نہ ہو۔ (3)

اے عاشقانِ اولیاء! حضور سیدی غوثِ اعظم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہ اولیا کے سردار ہیں، مگر آپ نے عید کے دن اشعار کہے جن کا ترجمہ یہ ہے: لوگ کہہ رہے ہیں کہ کل عید

1...احیاء العلوم، کتاب الخوف والرجاء، بیان فضیلۃ الخوف...الخ، ۲۱۱/۴

2...حلیۃ الاولیاء، رجاء بن حیوۃ، ۱۹۶/۵، رقم: ۶۸۰۹

3...قوت القلوب، الفصل الثانی الثلاثون، شرح مقامات الیقین...الخ، ۳۸۸/۱ ملخصا

ہے !کل عید ہے! اور سب خوش ہیں، لیکن میں تو جس دن اس دنیا سے **اپنا ایمان سلامت** لے کر گیا، میرے لئے تو وہی دن عید ہو گا۔(صراط الجنان،۱/۲۶۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے سُنا کہ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کو اس بات کا ڈر لگا رہتا تھا کہ کہیں ہم سے ہمارا ایمان نہ چھن جائے،☆ کثرتِ عبادت کے باوجود اللہ پاک کی ناراضی والے کاموں اور باتوں سے بچا کرتے تھے،☆ دوسروں سے بھی ایمان پر خاتمے کی دُعا کا کہا کرتے تھے،☆حفاظتِ ایمان کے لئے آنسو بہایا کرتے تھے،☆کثرتِ حفاظتِ ایمان کے لئے غیر ضروری میل جول سے بچا کرتے تھے۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ ان اللہ والوں کے نقشِ قدم پر چلیں، اپنی زبان کی حفاظت کریں، فضول و غیر ضروری میل جول سے بچیں، نیکیوں کا شوق اپنے دل میں پیدا کریں، اپنے گناہوں پر آنسو بہائیں اور گناہوں سے سچی توبہ کریں، اللہ پاک سے دنیا و آخرت میں عافیت و نجات کی دُعا کریں اور اس کے لئے عملی کوششیں بھی جاری رکھیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ اپنے گناہوں کو یاد کریں، ان پر آنسو بہائیں اور اللہ پاک سے توبہ و استغفار کریں۔ بد قسمتی سے آج کل ہم لوگ روتے تو ہیں مگر خطاؤں پر یا خوفِ خدا کی وجہ سے نہیں روتے بلکہ دنیا کے غموں کی وجہ سے روتے ہیں۔ جبکہ ہمارے بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِم کے نزدیک دُنیا

کی محبت یا مال کے رُخصت ہو جانے پر رونا قابلِ تعریف نہیں تھا بلکہ ان حضرات کے نزدیک خوفِ خدا میں رونا، عشقِ مُصطفٰے میں آنسو بہانا، گناہوں پر اشکباری (Weeping) کرنا اور ایمان کے چھن جانے کے ڈر سے گریہ وزاری کرنا قابلِ تعریف تھا۔ جیسا کہ

دُنیوی سامان جائے پر ایمان نہ جائے

حضرت عبدُ اللہ تُستری رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے کسی نے شکایت کے طور پر عرض کی: حضور چور میرے گھر سے تمام مال چرا کر لے گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اگر شیطان تمہارے دل میں داخل ہو کر ایمان لے جاتا تو پھر تم کیا کرتے؟[1]

اے کاش! ہم بھی بُزرگانِ دین رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ☆ خوفِ خدا سے روئیں، ☆ ایمان پر خاتمے کیلئے روئیں، بُرے خاتمے کے خوف سے آنسو بہائیں، ☆ یادِ خدا میں آہ وزاری کریں، ☆ عشقِ مُصطفٰے میں پلکیں بھگوئیں، ☆ مدینے کی یاد میں تڑپیں، ☆ جنت البقیع کی طلب میں گریہ و زاری کریں، ☆ قیامت کی گھبراہٹ سے بچنے کیلئے آنکھیں نَم کریں، ☆ پُل صراط سے بآسانی گُزر ہو جائے اس لئے روئیں، ☆ میزانِ عمل پر نیکیوں کا پلڑا وزن دار ہو جائے اس لئے گڑگڑائیں، ☆ بلکہ بے حساب بخشے جانے کے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں رو رو کر آنکھیں سُجائیں، ☆ اپنی خطاؤں پر آنسو بہا بہا کر گناہوں کی معافی اور سچی توبہ کی بھیک طلب کریں۔

ایمان کی حفاظت کے لیے کیا کیا جائے؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ☆ ایمان کی حفاظت کے لئے

---

1 ۔۔۔ کیمیائے سعادت، رکن چھارم: منجیات، فصل بر بلا نیز شکر باید کرد، ۲/۸۰۵

بُروں کی صحبت سے دُور رہیں،☆نیک لوگوں کے ساتھ اپنے تعلق کو مضبوط کریں، ☆ علمِ دین سیکھیں ☆ گناہوں سے دُور رہیں ☆ نیکیوں پر استقامت حاصل کیجئے، ☆ کامل ایمان والوں کی سیرت کا مطالعہ کیجئے، ☆ فضول گوئی سے اجتناب کیجئے، ☆ دین کے معاملے میں محتاط رہیے، ☆ ایمان کے تحفظ کیلئے خوب دُعائیں کیجئے، ☆ اوراد و وظائف کو بھی اپنے معمولات میں شامل کیجئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شجرۂ قادِریہ رضویہ عطاریہ میں ایمان کی سلامتی کے مختلف اوراد موجود ہیں، ان کو پڑھنے میں پابندی کی جائے تو اللہ پاک کی رحمت سے دُنیا و آخرت میں اس کی برکتیں حاصل ہوں گی۔ روزانہ صبح 41 بار یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ پڑھنے والے کا دل زندہ رہے گا اور ایمان پر خاتمہ ہو گا۔

ایمان کی حفاظت کا ایک بہترین ذریعہ یہ بھی ہے کہ کسی جامع شرائط پیر سے بیعت ہو جائیں۔ سرکارِ غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دامن سے وابستہ ہونے والے مُریدوں کی تو بات ہی کیا ہے۔ شَیْخ اَبُو سَعُود عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: شَیْخ عبدُ القادِر جِیلانی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے مُریدوں کے لئے قِیامت تک اس بات کے ضامِن ہیں کہ اُن میں سے کوئی بھی توبہ کئے بغیر نہیں مرے گا۔ (بهجة الاسرار، ذكر فضل اصحابه وبشراهم، ص ۱۹۱)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اِس پُر فِتن دور میں امیرِ اہلِ سُنّت حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطّار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی ذات ہمارے لئے بہت بڑی نِعْمَت ہے، جو آپ سے مُرید ہوتا ہے، آپ اُسے غَوثِ پاک رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے دامنِ کرم سے وابستہ کر دیتے

ہیں۔ لہٰذا ہمیں بھی چاہئے کہ جب بھی موقع ملے فوراً امیرِ اہلِ سُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ذریعے غوثِ پاک رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے مُریدوں میں شامِل ہو جائیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

ذِکرو دُرُود کے فضائل

اے عاشقانِ رسول! آیئے! ذِکرو دُرُود کے چند فضائل سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ پہلے 2 فرامین مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سنتے ہیں: (1) فرمایا: اپنے ربِّ کریم کا ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مُردہ کی طرح ہے۔ (بخاری، کتاب الدعوات، ۴/۲۲۰، حدیث: ۶۴۰۷) (2) فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سے میرے سب سے قریب وہ ہو گا جس نے دُنیا میں مجھ پر زیادہ دُرُودِ پاک پڑھے ہوں گے۔ (ترمذی، ۲/۲۷، حدیث: ۴۸۴) ☆ اللہ پاک کا ذکر کرنا روحانی غذا ہے۔ ☆ اللہ پاک کا کثرت سے ذکر کرو، اللہ پاک کے خاص بندے بن جاؤ گے۔ (اعرابی کے سوالات اور عربی آقا کے جوابات، ص۳) ☆ حضرت سُلَیْمان عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: مرغ کہتا ہے: اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَا غَافِلِیْن یعنی اے غافلو! اللہ پاک کا ذکر کرو۔ (فیض القدیر، ۱/۴۸۸، تحت الحدیث: ۶۹۵) ☆ دُرُود شریف پڑھنا دَرْاَصل اپنے کریم رب کی بارگاہ سے مانگنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ (گلدستۂ دُرود و سلام، ص۲۲ ملخصاً)

﴿اعلان:﴾

ذِکر و دُرُود کے بقیہ فضائل تربیتی حلقوں میں بیان کیے جائیں گے، لہٰذا ان کو جاننے کیلئے تربیتی حلقوں میں ضرور شرکت کیجئے۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْحَبِيْبِ الْعَالِي الْقَدْرِالْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بزرگوں نے فرمایا: جو شخص ہر شبِ جمعہ (جمعہ اور جمعرات کی درمیانی رات) اِس دُرود شریف کو پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرت انس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے روایت ہے، تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شخص یہ دُرودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

---

[1] ... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ... افضل الصلوات على سيد السادات، الصلاة الحادية عشرة، ص ۶۵

﴿3﴾ رَحمت کے سَتّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحمد صاوِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بعض بزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کے درمیان بٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

---

[1] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

[3] ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[1]

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا هُوَ اَهْلُهٗ

حضرت ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے رِوایت ہے، سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فرشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[2]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شبِ قدر حاصل کرلی۔[3]

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

(خُدائے حلیم وکریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائِق نہیں،اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...الترغیب والترھیب، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۱

2 ...مجمع الزوائد،کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة...الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

3 ...تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵

ہفتہ وار اجتماع کے حلقوں کا شیڈول (بیرون ملک)، 25 مارچ 2021ء

(1): سنتیں اور آداب سیکھنا: 5 منٹ، (2): دعا یاد کرنا: 5 منٹ، (3): جائزہ: 5 منٹ، کُل دورانیہ 15 منٹ

ذِکر و دُرُود کے بقیہ فضائل

☆دُرُود و سلام پڑھنا اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کی خوشی کا سبب ہے۔(گلدستۂ درود و سلام، ص ۱۲ ملخصًا)☆بَرَکت حاصل کرنے اور آقا کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا قُرب پانے کیلئے دُرُود و سلام کی کثرت سے بڑھ کر کوئی ذَرِیعہ نہیں ہے۔(گلدستۂ درود و سلام، ص ۱۷ ملخصًا)☆دُرُودِ پاک دُعا کی قُبولیت کا سبب ہے۔ (فردوس الاخبار، باب الصاد، ۲/۲۲، حدیث: ۳۵۵۴)☆دُرُودِ پاک تمام پریشانیوں کو دُور کرنے کے لیے اور تمام حاجتوں کو پورا کرنے کے لیے کافی ہے۔(تفسیر درمنثور، پ۲۲، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۵۶، ۶/۶۵۴ ملخصًا)☆دُرُودِ پاک گُناہوں کا کَفّارہ (گناہوں کو دھونے والا) ہے۔(جلاء الافہام، ص ۲۳۴)☆دُرُودِ پاک صَدَقے کا قائم مَقام بلکہ صَدقے سے بھی اَفضل ہے۔(جذبُ القلوب، ص ۲۲۹)☆دُرُود شریف پڑھنے سے مصیبتیں ٹلتی ہیں۔☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے بیماریوں سے شِفا حاصل ہوتی ہے۔☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے خوف دُور ہوتا ہے۔☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے ظُلم سے نَجات حاصل ہوتی ہے۔☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے دُشمنوں پر فتح

حاصل ہوتی ہے۔☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے قِیامت کی ہولناکیوں سے نَجات حاصل ہوتی ہے۔☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے موت کی تکلیفوں میں آسانی ہوتی ہے۔☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے دُنیا کی تباہ کاریوں سے نَجات ملتی ہے۔☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے غربت دُور ہوتی ہے اور☆دُرُودِ پاک پڑھنے سے بھُولی ہوئی چیزیں یاد آجاتی ہیں۔

(جذبُ القلوب، ص ۲۲۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆جب بھی چاند پر نظر پڑے اس وَقْت کی دعا

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع کے حلقوں میں اس بار شیڈول کے مطابق ”جب بھی چاند پر نظر پڑے اس وَقْت کی دعا“ یاد کروائی جائے گی۔ وہ دُعا یہ ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّ ھٰذَا الْغَاسِقِ٥

ترجمہ: میں اللہ پاک کی پناہ طلب کرتا ہوں اس تاریک ہوجانے والے کی بُرائی سے۔

(ترمذی، کتاب التفسیر، باب و من سورۃ المعوذتین، ۵/۲۴۰، حدیث: ۳۳۷۷)

(خزینہ رحمت، ص ۶۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (آخرت کے معاملے میں) گھڑی بھر غور و فکر کرنا 60 سال کی عبادت سے بہتر ہے۔ (جامع صغیر للسیوطی، ص ۳۶۵، حدیث: ۵۸۹۷)

آیئے! نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے سے پہلے ”اچھی اچھی نیتیں“ کرلیجئے۔

(1) رِضائے الٰہی کے لئے خود بھی نیک اعمال کے رِسالے سے اپنا جائزہ لوں گا اور دوسروں کو بھی ترغیب دوں گا۔

(2) جن نیک اعمال پر عمل ہوا اُن پر اللہ پاک کی حمد (یعنی شکر) بجالاؤں گا۔

(3) جن پر عمل نہ ہو سکا اُن پر افسوس اور آئندہ عمل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(4) گناہوں سے بچانے والے کسی نیک عمل پر خدانخواستہ عمل نہ ہوا تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ آئندہ گناہ نہ کرنے کا عہد کروں گا۔

(5) بلاضرورت اپنی نیکیوں (مثلاً فُلاں فُلاں یا اِتنے اتنے نیک اعمال پر عمل ہے) کا اظہار نہیں کروں گا۔

(6) جن نیک اعمال پر بعد میں عمل ہو سکتا ہے (مثلاً آج 313 بار درود شریف نہیں پڑھے) تو بعد میں یا کل عمل کرلوں گا۔

(7) نیک اعمال کا رسالہ پُر کرنے کے اصل مقصد (مثلاً خوفِ خدا، تقویٰ، اخلاقیات کی درستی، مَدَنی کاموں میں ترقی وغیرہ) کو حاصل کرنے کی کوشش کروں گا۔

(8) کل بھی نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا (یعنی اعمال کا جائزہ لوں گا)۔

(9) رسمی خانہ پُری نہیں بلکہ جائزے کے ساتھ نیک اعمال کا رسالہ پُر کروں گا۔

آج جن جن نیک اعمال پر عمل کی سعادت پائی، نیچے دیئے گئے خانوں میں صحیح (یعنی اُلٹا رائٹ) کا نشان اور عمل نہ ہونے کی صورت میں (0) کا نشان لگائیے۔

توجہ: اپنے ہی رسالے پر نگاہ رکھتے ہوئے جائزہ لیجیے۔

☆اجتماعی جائزے کا طریقہ (72 نیک اعمال)

یومیہ 56 نیک اعمال:

(1)اچھی اچھی نیتیں کیں؟(2)پانچوں نمازیں جماعت سے ادا کیں؟(3) گھر ،بازار،مارکیٹ وغیرہ جہاں بھی تھے وہاں نمازوں کے اَوقات میں نماز پڑھنے سے قبل نماز کی دعوت دی؟(4)رات میں سورۃُ الملک پڑھ یا سُن لی؟(5)پانچوں نمازوں کے بعد کم از کم ایک ایک بار آیۃُ الکُرسی،سُورۃُ الاِخلاص اور تسبیحِ فاطمہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھاپڑھی؟(6) کنزُالاِیمان مع خزائنُ العِرفان یا نُورُالعرفان سے کم از کم تین آیات ترجمہ و تفسیر کے ساتھ پڑھیں یا سُنیں؟یاصِراطُ الجنان سے کم و بیش دو صفحات پڑھ یا سُن لئے؟(7) شَجرے کے کچھ نہ کچھ اَوراد پڑھے ؟(8)کم از کم 313بار دُرُود شریف پڑھا؟(9) آنکھوں کو گناہوں (یعنی بدنِگاہی،فلمیں ڈرامے،موبائل پر گندی تصاویر اورویڈیوز،نامحرم عورتوں اور کزنز وغیرہ کو دیکھنے)سے بچایا؟(10) کانوں کو گناہوں یعنی غیبت ، گانے باجوں، بُری اور گندی باتوں،موبائل کی میوزیکل ٹیون،کالرٹیون وغیرہ وغیرہ سُننے سے بچایا؟(11)راستے میں چلتے ہوئے یا کار یا بس وغیرہ میں سَفَر کے دوران خود کو فضول نِگاہی سے بچاتے ہوئے کیا آج آپ نے نِگاہیں نیچی رکھیں؟ اور بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے سے اپنے آپ کو بچایا؟(12)اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ یا مکتبۃُ المدینہ کی کسی کتاب یا رِسالے یا”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“کو کم از کم 12منٹ پڑھا یا سُنا؟(13) بات چیت،فون پر گفتگو اور کام کاج موقوف کرکے اَذان واِقامت کا جواب دیا؟(14)(گھر میں یا باہر) کسی پر غصّہ آجانے کی صورت میں چُپ رہ کر غُصّے کا عِلاج فرمایا یا بول پڑے؟(15) اپنے اَعمال کا جائزہ لیتے ہوئے نیک اعمال کے رِسالے کے خانے پُر کئے ؟ (16)”مَرکزی مجلسِ شوریٰ“ کے اُصولوں کے مطابق اپنے نگران کی اِطاعت کی؟(17)گھر اور باہر ہر چھوٹے بڑے سے اچّھے انداز سے یعنی آپ جناب اور جی جی کہہ کر گفتگو کی؟(18)مدرسۃُ المدینہ (بالغان)میں قرآنِ کریم پڑھا،یاپڑھایا؟(19)عِشا کی جماعت سے دو گھنٹے کے اندر اندر سونے کی کوشش کی؟(20)دعوتِ اِسلامی کے دینی کاموں کو اپنے نگران کے دیئے ہوئے شیڈول کے مطابق کم از کم دو گھنٹے دیئے؟(21)صدائے مدینہ لگائی؟(22) اپنے گھر کے جَھروکوں (یعنی باہر دیکھنے کے لئے رکھی گئی کھڑکیوں) سے (بِلاضرورت)باہر نیز کسی اور کے دروازوں وغیرہ سے اُن کے گھروں کے اندر جھانکنے سے بچنے کی کوشش کی؟(23) آپ کے ہاں گھر درس ہوا ؟یا کسی عُذر کی صورت میں آپ کی غیر موجودگی میں گھر درس کا سلسلہ ہوا؟(24)کم از کم ایک مَدَنی درس(مسجد،

دُکان، بازار وغیرہ جہاں سہولت ہو) دیا، یا سُنا؟ (25) سُنّت کے مطابق لباس (جو لیڈیز کلر مثلاً شوخ یعنی تیز رنگ یا چمکیلا نہ ہو یا ایسے رنگ کا بھی نہ ہو جو شرعاً منع ہے وہ) پہنا؟ (26) کیا آپ کا زُلفیں رکھنے کی سُنّت پر عمل ہے؟ (27) داڑھی منڈوانے یا ایک مُشت سے گھٹانے کا گناہ تو نہیں کیا؟ (28) گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کی؟ (29) سُنّت کے مُطابق کھانا کھایا اور کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعائیں پڑھیں؟ (30) گھر، دفتر، بس، ٹرین وغیرہ میں آتے جاتے اور گلیوں سے گزرتے ہوئے راہ میں کھڑے یا بیٹھے ہوئے مسلمانوں کو سلام کیا؟ (31) اِن سُنّتوں پر کچھ نہ کچھ عمل کیا؟ (مسواک، گھر میں آنا جانا، سونا جاگنا، قبلہ رُخ بیٹھنا وغیرہ)؟ (32) ظہر کی چار سُنّتِ قَبلِیہ فرض سے پہلے ادا کیں؟ (33) تہجُّد کی نماز پڑھی؟ یا رات نہ سونے کی صورت میں صلوٰۃُ اللَّیل ادا کی؟ (34) اوّابین یا اِشراق و چاشت کے نوافل پڑھے؟ (35) کیا آج آپ نے عصر یا عشا کی سُنّتِ قَبلِیہ پڑھیں؟ (36) اِنفِرادی کوشش کے ذریعے دعوتِ اِسلامی کے 12 دینی کام میں سے کم از کم ایک دینی کام کی ترغیب دِلائی؟ (37) دوسروں سے مانگ کر کوئی چیز (مثلاً چپّل، چادر، موبائل فون، چارجر، گاڑی وغیرہ وغیرہ) اِستِعمال تو نہیں کی؟ (38) جھوٹ بولنے، غیبت و چُغلی کرنے / سُننے سے بچے؟ (39) کچھ نہ کچھ وقت کے لئے ”مَدَنی چینل“ دیکھا؟ (40) کسی ایک یا چند سے دُنیوی طور پر ذاتی دوستی ہے؟ (41) قرض ہونے کی صُورت میں (ادائیگی کی طاقت کے باوُجود) قرض خواہ کی اِجازت کے بغیر قرض ادا کرنے میں تاخیر تو نہیں کی؟ نیز کسی سے عاریتاً (یعنی Temporary) لی ہوئی چیز ضرورت پوری ہونے پر طے کئے ہوئے وقت کے اندر واپس کر دی؟ (42) عاجزی کے ایسے الفاظ جن کی تائید دل نہ کرے بول کر نِفاق و رِیاکاری کا جُرم تو نہیں کیا؟ مثلاً لوگوں کے دل میں اپنی عزّت بنانے کے لئے اِس طرح کہنا: ”میں حقیر ہوں، کمینہ ہوں“ جبکہ دل میں ایسا نہ سمجھتا ہو۔ (43) صفائی سُتھرائی کے عادی اور سلیقہ مند ہیں؟ (44) کسی مُسلمان کا عیب ظاہِر ہو جانے پر (بلا مصلحتِ شَرعی) اُس کا عیب کسی اور پر ظاہِر تو نہیں کیا؟ (45) تفسیر سننے سنانے کا حلقہ لگایا، یا شرکت کی؟ (46) ہر جائز و عزّت والے کام سے پہلے بِسْمِ اللہ پڑھی؟ (47) چوک درس دیا، یا سُنا؟ (48) اپنے والدین اور پیر و مُرشِد کے لئے دُعائے مغفرت اور کچھ نہ کچھ اِیصالِ ثواب کیا؟ (49) مسجد، گھر، آفس وغیرہ میں اِسراف سے بچنے کی کوشش کی؟ (50) ٹریفک قوانین کی پابندی کی؟ (51) کسی اِسلامی بھائی (خصوصاً ذِمّے دار) سے مَعَاذَ اللہ کوئی بُرائی صادِر ہو جائے اور اِصلاح کی ضرورت ہو تو تحریری طور پر، یا مِل کر، براہِ راست (نرمی سے) سمجھانے کی کوشش فرمائی؟ یا مَعَاذَ اللہ بِلا اِجازتِ شرعی کسی اور پر اِظہار کر کے غیبت کا گناہِ کبیرہ کر بیٹھے؟ (52) زبان کو

گناہوں (یعنی اِلزام تراشی، دِل آزاری، گالی گلوچ وغیرہ) سے بچایا؟(53)زبان کو فُضول اِستِعمال (یعنی وہ گفتگو جس سے دینی یا دُنیاوی فائدہ نہ ہو) سے بچانے کی عادت بنانے کے لئے کچھ نہ کچھ اِشارے سے گفتگو کی؟(54)(گھر میں اور باہر) مذاق مسخری، طنز، دل آزاری اور قہقہہ لگانے (یعنی کِھل کِھلا کر ہنسنے) سے بچنے کی کوشش کی؟(55) عمامہ شریف باندھا؟ (56)ماں باپ کا اَدب واِحترام بجالائے؟

قفلِ مدینہ کارکردگی

☆لکھ کر گفتگو12 مرتبہ ☆اشارے سے گفتگو12 مرتبہ ☆نگاہیں گاڑے بغیر گفتگو12 مرتبہ

ہفتہ وار 10 نیک اعمال

(57)گھر سے اِس ہفتے کسی نہ کسی اِسلامی بہن (مثلاً بہن / بیٹی / والدہ بچوں کی والدہ وغیرہ) کو اِسلامی بہنوں کے اِجتماع میں بھیجا؟(58)ہفتہ وار مَدَنی مُذاکَرہ دیکھنے / سُننے کی سعادت حاصل کی؟(59)ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں اوّل تا آخر (یعنی مغرب تا اشراق وچاشت) شرکت کی؟(60)اِس ہفتے یومِ تعطیل اِعتِکاف کی سَعادت پائی؟ (61)اِس ہفتے کم از کم کسی ایک مریض یا دُکھیارے کے گھر یا اسپتال جا کر سُنّت کے مطابق عِیادت یا غمخواری یا عزیز کے اِنتِقال پر تعزیت کی؟(62)اِس ہفتے پیر شریف (یارہ جانے کی صُورت میں کسی بھی دن) کا روزہ رکھا؟(63)ہفتہ وار رِسالہ پڑھ یا سُن لیا؟(64)اِس ہفتے کم از کم ایک بار عَلاقائی دورہ کیا؟(65)اِس ہفتے کم از کم ایک اِسلامی بھائی کو (جو پہلے دینی ماحول میں تھے، یا پہلے اِجتِماع میں آتے تھے مگر اب نہیں آتے) تلاش کر کے اُن کو دینی ماحول سے وابستہ کرنے کی کوشش کی؟(66)ہفتہ وار حلقے میں شرکت کی؟

ماہانہ 3 نیک اعمال

(67)پچھلے اِسلامی مہینے کا نیک اعمال کا رِسالہ فِل یعنی پُر کر کے اپنے نگران وذِمّہ دار کو جمع کروادیا؟(68) اِس ماہ آپ نے کم از کم تین دن کے قافلے میں سفر کیا؟(69)اِس ماہ کسی سُنّی عالِم (یا اِمام مسجد، مؤذّن، خادم) کی کچھ نہ کچھ مالی خدمت کی؟

سالانہ 1 نیک عمل

(70)اِس سال ٹائم ٹیبل کے مطابق ایک مہینے کے قافلے میں سفر فرمایا؟

زندگی بھر کے 2 نیک اعمال

(71)زِندگی بھر کے نصاب کا مُطالعہ فرمالیا؟(72)زندگی میں یک مُشت(یعنی ایک ساتھ) 12ماہ اور مختلف کورسز(12 دینی کام کورس، 7 دِن کا اِصلاحِ اَعمال کورس، 7 دِن کا فیضانِ نماز کورس) کی سعادت حاصل کرلی؟

دعائے امیرِ اَہلِ سُنّت

یااللہ پاک! جو کوئی سچے دل سے نیک اعمال پر عمل کرے، روزانہ جائزہ لے کر رسالہ پُر کرے اور ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ کو اپنے ذمہ دار کو جمع کروادیا کرے، اُس کو اِس سے پہلے موت نہ دینا جب تک یہ کلمہ نہ پڑھ لے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد